Digitized By Khilafat Library Rabwah

78

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳ | ۲۱ ماہ وفا ۱۳۲۴ھش | ۱۰ شعبان ۱۳۶۴ھ | ۲۱ جولائی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۷۰

Seq. Ch. Fazal Ahmad Sb.
A-A-9 of School B.T.
Block No.
SARGODHA
Distt. Shahpur

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے ۸ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی عام طبیعت اچھی ہے لیکن ضعف ہے۔ آج خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا۔

افسوس بابو عبد الواحد صاحب ٹھیکیدار بعمر ۶۱ سال وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر پڑھایا۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

آج صبح مجلس اطفال الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ مسجد نور میں زیر صدارت مہتمم صاحب مجلس اطفال منعقد ہوا۔ جس میں کئی اصحاب نے بچوں کو نصیحتیں کیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد یار صاحب عارف اور ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف موگا کو امرتسر جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا ہے۔

آج بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے۔

روزنامہ الفضل قادیان

۱۰ شعبان ۱۳۶۴ھ

اسلامی حکومتیں اور اشاعت اسلام

(از ایڈیٹر)

مسلمان اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ عرب آفس کے نام سے قاہرہ میں ایک ایسا ادارہ بنایا گیا ہے۔ جسے دولت مشترکہ ممالک عرب (کامن ویلتھ آف عرب سٹیٹ) نے قائم کیا ہے۔ اور اس کا اہم ترین مقصد یہ قرار پایا ہے۔ کہ برطانوی اور امریکی عوام کو دنیائے عرب سے متعلق صحیح معلومات بہم پہنچائے اور اس طرح حکومت برطانیہ اور امریکہ کے عربوں کے ساتھ تعلقات کو مستحکم بنیاد پر قائم کیا جائے۔ عرب آفس کے اہم فرائض یہ قرار دیئے گئے ہیں۔ کہ

(۱) دوسری حکومتوں سے سیاسی تعلق اور رابطہ قائم کرنا اور ضرورت پیش آنے پر سرکاری حیثیت میں گفت و شنید جاری کرنا

(۲) ضروری معلومات بہم پہنچانا۔ اور پالیسی ڈائرکٹرز سے میل ملاقات رکھنا۔

(۳) رائے عامہ پر اثر ڈالنا

(۴) عرب حکومتوں کو برطانوی اور امریکی پالیسی اور نقطہ نگاہ سے پورے طور پر آگاہ رکھنا

ان فرائض کی ادائیگی کے لئے مطبوعات عام رسائل و کتب۔ اخبارات و مقالات۔ لیکچر کانفرنس۔ بحث و مباحثہ اور نشر و اشاعت کے صیغے قائم کئے جائیں گے۔ عرب آفس کا ایک نمائندہ وفد لنڈن اور واشنگٹن بھیجا جائیگا۔ پوپ کے پاس بھی وفد روانہ کیا جائیگا یہ وفود دنیائے عرب کے حالات و سیاسیات سے ذمہ دار حلقوں کو آگاہ کریں گے۔ ان کاموں کے لئے سال اول کے اخراجات کا اندازہ یہ ہے کہ تین لاکھ پونڈ۔ واشنگٹن آفس کے لئے ایک لاکھ پونڈ ڈیڑھ لاکھ پونڈ امریکی پبلسٹی ایجنسی کے لئے اور پچاس ہزار پونڈ لنڈن آفس کے لئے اور مجلس مالیات کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ سرمایہ کی تقسیم میں جو تبدیلی مناسب سمجھے کرے۔

خوشی کی بات ہے کہ اسلامی حکومتوں نے متحدہ طور پر اپنے ملکی اور سیاسی مفادات کی حفاظت کے لئے مناسب انتظام تجویز کیا ہے اور اس کے لئے بہت بڑی رقوم خرچ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ موجودہ زمانہ نشر و اشاعت اور پروپیگنڈا کا زمانہ ہے۔ جو قومیں ان اسباب سے کام لیتی ہیں۔ وہ بڑے فوائد اور منافع حاصل کرتی ہیں لیکن جو ان سے غفلت برتتی ہیں۔ وہ سخت نقصان اٹھاتی۔ اور کئی قسم کے فوائد سے محروم رہتی ہیں۔ عرب آفس اگر اپنے فرائض عمدگی اور سرگرمی سے ادا کرے گا۔ تو یقیناً عرب ممالک کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ اس لحاظ سے اس کا قیام نہایت اہم اور ضروری سمجھا جاسکتا ہے۔ اور ہم ان لوگوں کو قابل تعریف سمجھتے ہیں۔ جن کے ذہن میں یہ تجویز آئی۔ اور پھر جو اسے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرینگے۔

لیکن اس موقعہ پر ہم اس بات کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ کیا ہی اچھا ہو اگر عرب ممالک اپنے سیاسی اور ملکی مفادات کی حفاظت کا انتظام کرنے کے ساتھ ہی حفاظت اور اشاعت اسلام سے متعلق بھی کوشش کریں۔ عرب آفس کا اہم ترین مقصد برطانوی اور امریکی لوگوں کو دنیائے عرب سے متعلق صحیح معلومات بہم پہنچانا ہے۔ بے شک سیاسیات کے متعلق بھی صحیح معلومات بہم پہنچائے جائیں۔ لیکن خطہ عرب کی سب سے بڑی نعمت جو تمام دنیا کے لئے ہے۔ وہ اسلام ہے۔ اس کے متعلق بھی اگر صحیح معلومات اور اس کی بے مثال تعلیمات پیش کرنے کا انتظام کردیا جائے۔ تو یہ نہ صرف بہت بڑے فرض کی ادائیگی کا موجب ہوگا۔ بلکہ دنیاوی اور سیاسی لحاظ سے بھی بہت مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہوگا۔ عیسائی حکومتوں نے اس گر کو بہت اچھی طرح سمجھا ہے۔ اور وہ کروڑوں روپے عیسائیت کی اشاعت میں صرف کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لاکھوں عیسائی اس کام میں مصروف رہتے ہیں۔ اور سیاسی اغراض کے لئے ہر رنگ میں عیسائیت کی اشاعت کی کوشش کرتے ہیں۔ عیسائی حکومتوں کو اس سے غرض نہیں ہوتی۔ کہ مشنری عیسائیت کے کس فرقہ سے تعلق رکھتے اور ان کے عقائد میں کس قدر اختلاف پایا جاتا ہے وہ صرف اسی غرض کے لئے کہ عیسائیت کی اشاعت کی جائے۔ ان کے لئے تمام ممکن سہولتیں مہیا کرتی۔ اور زیادہ سے زیادہ مالی امداد بہم پہنچاتی ہیں۔

لیکن افسوس مسلمان حکومتوں کو اسلام کی طرف توجہ نہیں۔ دوسرے ممالک تو الگ رہے خود ان حکومتوں کے اندر بھی اشاعت و حفاظت اسلام کا کوئی خاص ادارہ قائم نہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ مسلمان حکومتوں میں رہنے والے اور مسلمان کہلانے والے تو عیسائیت کا شکار ہوتے جارہے ہیں۔ لیکن غیر مسلموں میں سے کوئی دائرۂ اسلام میں داخل نہیں ہوتا۔ کاش اسلامی حکومتیں اس اہم امر کی طرف متوجہ ہوں۔ اور دور دراز ممالک میں اسلام کی اشاعت کے لئے مشنری بھیجنے کا انتظام کریں۔ اگر انہیں ایسے فداکار نہ مل سکتے ہوں۔ جو خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرسکیں۔ اور اس غرض سے بڑی سے بڑی مشکلات اور تکالیف بخوشی برداشت کرسکیں۔ حتیٰ کہ جان قربان کردینے سے بھی دریغ نہ کریں۔ کامیابی کے ساتھ اسلام کو دیگر مذاہب پر غالب کرسکیں۔ تو جماعت احمدیہ اپنے آزمودہ کار مبلغ پیش کرسکتی ہے جنہیں باوجود ظاہری اسباب کی بے حد کمی کے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر میدان میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جو دنیا کے دور دراز کے کونوں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اور جن کے ذریعہ ہزاروں انسان کفر و شرک چھوڑ کر حلقہ بگوش اسلام ہوچکے ہیں۔ عیسائیت جو مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا خطرہ بنی ہوئی ہے۔ اور جو اسلامی ممالک میں مسلمانوں کو ہڑپ کرتی جارہی ہے۔ اس کے نمائندے احمدی مبلغین کے نام سے گھبراتے ہیں۔ اور مقابلہ پر آنے سے جی چراتے ہیں۔ ایک طرف تو احمدی مبلغین دیگر مذاہب کے مقابلہ میں ہر طرح کامیابی حاصل کررہے ہیں۔ اور دوسری طرف تمام عالم اسلامی میں ان کے سوا اور کوئی اسلام کی اشاعت کرنے والے نہیں ہیں۔ لیکن یہ کام وہی کرسکتے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

افضل کون ہے؟

عن عثمانؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم او افضلکم من تعلم القرآن وعلمہ (ترمذی جلد دوم ابواب فضائل القرآن)

یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہی میں سے بہتر یا یہ فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھاتے۔

سبحان اللہ! کس قدر بلند مقام ہے۔ جو حضرت سرور دوجہاں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن سیکھنے اور قرآن سکھانے والوں کا بیان فرمایا ہے۔ حضور کے اس ارشاد کو دیکھتے ہوئے بے پایاں خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ کاش ہم بھی قرآن سیکھ سکیں۔ اور پھر اپنے دوسرے نہ جاننے والے بھائیوں کو سکھا سکیں۔ خدا جزائے خیر دے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو جنہوں نے اس کا اہتمام کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جس کی تعمیل میں ۲۵ اگست تا ۲۵ ستمبر قادیان میں باقاعدہ ایک ماہ کی کلاس تعلیم القرآن کھل رہی ہے۔ جس کے ساتھ صرف و نحو کی تعلیم بھی دی جائیگی۔ اور شرکت کرنیوالے احباب دینی اور علمی معلومات پر لیکچروں سے بھی مستفید ہو سکینگے۔

خاکسار مشتاق احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) مولوی عبدالرحیم صاحب ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب قادیان بیمار رہیں۔ (۲) محمد رمضان صاحب حجام قادیان کا بھائی غلام محمد صاحب کنٹی سی۔پی میں ٹائیفائڈ سے بیمار ہے۔ (۳) محمد امیر صاحب بھاگا بھٹیاں کا چھوٹا بھائی ظہور احمد صاحب فوج میں ملازم ہے۔ اور بیمار ہے۔ (۴) ماسٹر غلام رسول صاحب دہلی کا بچہ بشیر اعجاز احمد سخت بیمار ہے۔ (۵) بدرالدین صاحب فیض اللہ چک کی ہمشیرہ کا اپریشن ہوا ہے۔ (۶) محمد سلیمان صاحب جمشید پور کا لڑکا خورشید احمد عرصہ سے سخت بیمار ہے (۷) ناصر الدین صاحب محمود ٹاہلی سندھ کی والدہ صاحبہ بہلول پور میں بیمار رہیں۔ (۸) قاضی عبدالمجید صاحب کوٹ رحمت خان کا بھائی محمد ابراہیم تپ دق سے بیمار ہے۔ (۹) چوہدری عبدالغنی صاحب اٹھوال کا بچہ عبدالحی سخت بیمار ہے۔ (۱۰) عبدالرحمان صاحب کپورتھلہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۱۱) بابو کرم الہی صاحب جہلم کا لڑکا بشیر احمد بیمار ہے۔ (۱۲) شیخ محمد سعید صاحب لاہور محکمانہ ترقی کے خواہاں ہیں۔ (۱۳) بابو سراج دین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر دارالفضل قادیان بیمار رہیں۔ (۱۴) چوہدری مشتاق احمد صاحب قادیان کی ہمشیرہ صاحبہ حیدرآباد سندھ میں بیمار رہیں۔ احباب سب کے لئے دعا کریں۔

تقرر عہدیداران غلام حسین صاحب کی جگہ چوہدری محمد شفیع صاحب کو سکرٹری مال جماعت کھوبھٹی۔ چوہدری محمد موسیٰ صاحب کو آڈیٹر جماعت چک لوہٹ ضلع لدھیانہ۔ چوہدری ضیاء الحق صاحب سکنہ رام پور کو آڈیٹر اور چوہدری عبدالحق صاحب دکاندار کو امین جماعت کھوال ضلع انبالہ مقرر کیا جاتا ہے۔

(ناظر بیت المال)

جذب و مستی

ایاغِ بادۂ قرآں کہ داشتم دارم
نعیمِ چشمۂ حیواں کہ خواستم خواہم
سرورِ صحبتِ ساقی کہ یافتم یابم
بساطِ ہستیٔ باطل کہ سوختم سوزم
پلاسِ خرقۂ تقویٰ کہ دوختم دوزم
شرارِ جلوۂ ایمن کہ ریختم ریزی

چراغِ جادۂ عرفاں کہ داشتم دارم
شمیمِ روضۂ رضواں کہ داشتم دارم
وفورِ رحمتِ یزداں کہ داشتم دارم
نشاطِ مستیٔ ایماں کہ داشتم دارم
ہراسِ پنجۂ شیطاں کہ داشتم دارم
شعارِ موسیٰ عمراں کہ داشتم دارم

بشنوم بہ گداز محبتِ ساقی
فروغِ سوزشِ پنہاں کہ داشتم دارم

حضرت بشیر احمد حکیمی

دعا کی فہرست

۳۱ جولائی تک تحریک جدید کے چندے سو فیصدی داخل کرنے والوں کی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے اس لئے پیش کی جائیگی۔ کہ یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے حضور کے ۲۲ جون کے خطبہ کی تعمیل میں اپنے اوپر تنگی ڈال کر تحریک جدید کا وعدہ پورا کیا ہے۔ آپ بھی ان لوگوں کی فہرست میں اپنا نام لکھوانے کی کوشش کریں۔ نیز اپنے سکرٹری مال تحریک جدید کے تقرر سے بھی اطلاع دیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

سادہ زندگی ——— زیور

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل کے لئے اگر ہم کسی وجہ سے مخاطب ہوں۔ تو اس کی اشاعت اور ممکن تشہیر بہرحال ہمارے ذمہ ہے۔ خدام آج کی اشاعت میں مذکورہ مطالبات کو ان کے مخصوص حلقہ تک پہنچانے میں سعی فرمائیں۔

نیا زیور۔ "جو عورتیں اس عہد میں اپنے آپ کو شامل کرنا چاہیں۔ وہ کوئی نیا زیور نہیں بنوائینگی۔ اور جو مرد اس میں شامل ہوں۔ وہ بھی عہد کریں۔ کہ عورتوں کو نیا زیور بنوا کر نہیں دینگے"۔

پرانا زیور۔ پرانے زیور کو تڑوا کر نیا بنوانے کی بھی ممانعت ہے۔

مرمت۔ ٹوٹے ہوئے زیور کی مرمت جائز ہے۔

مستثنیٰ! زیورات کا بنوانا بند کر دیں۔ سوائے شادی۔ بیاہ کے اور شادی بیاہ میں بھی پہلے سے کمی کریں۔

(خاکسار معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

آپ ہماری کس طرح مدد کر سکتے ہیں

۱۔ آپ کس طرح معمولی سا کام کر کے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

۲۔ چھوٹی چھوٹی باتیں بعض دفعہ بڑے نتائج پیدا کر دیتی ہیں۔

۳۔ اصل ثواب بنیاد رکھنے والوں کو ہی ملتا ہے۔ پس احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ نظارت ہذا کو ایسے نیک فطرت احباب کے پتے تحریر کریں جنہیں ہم لٹریچر۔ ٹریکٹ بھجوا سکیں۔ اور جن سے تبلیغی خط و کتابت کر سکیں۔

۴۔ آپ کا صرف نام و پتہ لکھ دینا بہتوں کی ہدایت کا موجب ہو سکتا ہے۔ صرف پتے اور نام بھیجکر نظارت ہذا کی امداد کریں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

فوج میں بھرتی ہونیوالوں اور ان کے والدین کیلئے ضروری اعلان

جو دوست فوج میں بھرتی ہوئے ہوں۔ اگر وہ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں کہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔ تو وہ اپنا چندہ جماعت مقامی کے ذریعہ بھجوائیں۔ ورنہ مرکز میں اطلاع دیکر براہ راست بھیجنے کی منظوری حاصل کریں۔ اگر براہ راست بھیجنے میں کوئی روک ہو۔ تو اپنے والدین کے ذریعہ چندہ مرکز میں ارسال کرنے کا مناسب انتظام فرمائیں۔ نیز جماعت کے عہدیداران کو بھی اس امر کی پوری نگرانی کرنی چاہئے۔ کہ ان کی جماعت کے جو دوست فوج میں ملازم ہیں۔ وہ ان کے والدین کے ذریعہ ماہوار چندہ کی وصولی کریں۔ اور جس جس جماعت سے کوئی دوست فوج میں بھرتی ہو کر گئے ہوں۔ وہاں کی جماعت کے سکرٹری صاحب مال فوری طور پر ایسے دوستوں کی فہرست معہ مکمل پتوں کے ارسال فرمائیں۔ اور وضاحت سے تحریر فرمائیں۔ کہ ان میں سے کون کون سے دوستوں کی طرف سے چندہ مل رہا ہے۔ تا جن دوستوں سے چندہ وصول نہ ہو رہا ہو۔ ان سے براہ راست وصول کرنے کے بارہ میں مناسب کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

(ناظر بیت المال)

مہتہ عبدالخالق صاحب قادیانی

قادیان ہو جولائی۔ حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کے فرزند مہتہ عبدالخالق صاحب کو ۱۹۳۹ء میں پنجاب گورنمنٹ نے امریکہ میں کلوریڈو سکول آف مائنز میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ انہوں نے تکمیل تعلیم کے بعد امریکہ کے مختلف صنعتی مراکز کا دورہ کیا اور اس طرح اس فن میں کمال حاصل کیا۔ احباب [illegible]

"دمشقی حدیث" اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخبار "الفضل" ۱۱-۱۲ جولائی ۱۹۴۵ء میں "دمشقی حدیث" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "ازالہ اوہام" سے بعض حوالجات درج کرتے ہوئے قمر صاحب اجنالوی نے لکھا ہے۔

"کوئی یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ حضور نے اس حدیث کو قطعی صحیح مان لیا ہے۔ آپ نے دمشق کی تشریح میں جو لطیف استعارات بیان فرمائے ہیں وہ اتمام حجت کے لئے ہیں۔ ورنہ حضور تو اس حدیث کو خود ضعیف اور ساقط الاعتبار بیان فرماتے ہیں۔ اور ہم مخالفین سے جو اس حدیث پر اپنے عقیدہ کی بنیاد رکھے بیٹھے ہیں۔ پوچھتے ہیں کہ تمہارے پاس اس حدیث کے صحیح ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ کیونکہ اصول روایت کے لحاظ سے تو نہ یہ حدیث غریب ہے، بلکہ ضعیف بھی ہے۔"

پھر لکھا ہے۔

"آخری راوی نواس بن سمعان کے بارہ میں اس زمانہ کے حکم اور عدل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رائے بھی ملاحظہ کیجئے حضور فرماتے ہیں! "نواس راوی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکا کھایا ہے" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۲۳)

"میں نے تین امور سے بحث کی ہے۔ اول یہ کہ حدیث (دمشقی حدیث) اصول روایت کے اعتبار سے ساقط الاعتبار ہے۔ دوم یہ کہ اصول درایت کے لحاظ سے بھی ہماری اصول قواعد سیاست اور انسانی سوسائٹی کے اقتضاء کے خلاف ہے۔ سوم یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام روایت و درایت سے قطع نظر اس حدیث کی جو لطیف تشریح بیان فرماتے ہیں۔ محدثین کی تصریحات اور حدیث کے الفاظ کی روشنی میں وہی صحیح ہے۔

اصول روایت کے لحاظ سے حدیث کمزور ہے۔ چہارم درایت کے قوانین بھی اسے دور سے دھکے دے رہے ہیں۔ اور پنجم یہ کہ قرآن کریم بھی اس آیت کا مکذب ہے۔"

کچھ عرصہ ہوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"آپ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے، کہ میری امت میں مجددین آتے رہیں گے مگر یہ بھی تو فرمایا ہے۔ کہ نبی بھی ہوگا۔ اس حدیث (دمشقی حدیث) کو بعض لوگ ضعیف قرار دیتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے استعمال کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے، کہ کم سے کم اس کا یہ حصہ ضعیف نہیں۔ اور وجوہ سے اس کے دوسرے حصے ضعیف ہوں تو بیشک ہوں یہ حصہ جن میں نبی کا لفظ مسیح موعود کے لئے بولا گیا ضعیف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اسے استعمال فرمایا ہے۔" (الفضل ۱۸ جون ۱۹۴۱ء)

اس خطبہ پر مولوی محمد علی صاحب نے بولنا ضروری سمجھا۔ اور کہا۔

"صرف مسیح موعود ایک نبی ہوگا اس کی بنیاد نواس بن سمعان کی ضعیف حدیث پر ہے۔ ... جناب میاں صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث کو بعض لوگ ضعیف قرار دیتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے استعمال فرمایا مشکل یہ ہے۔ کہ ان بعض لوگوں میں سے جنہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ خود حضرت مسیح موعود بھی ہیں ۔۔۔۔۔ موٹی بات ہے حضرت مسیح موعود نے اسے ساقط الاعتبار قرار دیا ہے۔ اور تمام کی تمام حدیث کو معہ اس حصہ کے جس میں مسیح ابن مریم کے نام کے ساتھ نبی اللہ کا لفظ بولا گیا ہے صرف اس صورت میں قبول کیا ہے۔ کہ اس کو استعارہ اور مجاز قرار دیا جائے۔" (پیغام صلح ۲۱ جنوری ۱۹۴۱ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولوی محمد علی صاحب کے جواب میں ایک مفصل مضمون رقم فرمایا۔ جس میں لکھا۔

"مولوی صاحب کا یہ بیان کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نواس بن سمعان کی حدیث کو حدیث کے لحاظ سے ساقط الاعتبار قرار دیا ہے درست نہیں۔ کیونکہ اگر آپ اس حدیث کو بحیثیت حدیث ساقط الاعتبار قرار دیتے تو خود ہی اس سے استدلال کیوں فرماتے۔ اور کیوں فرماتے۔ کہ "یقیناً سمجھو کہ اس حدیث اور ایسا ہی اس کی مثال کے ظاہری معنے ہرگز مراد نہیں ۔۔۔۔۔۔ بلکہ یہ تمام حدیث ان مکاشفات کی قسم میں سے ہے۔ جن کا لفظ لفظ تعبیر کے لائق ہوتا ہے" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۲) کیا ساقط الاعتبار احادیث مکاشفات میں سے ہوتی ہیں؟ اور کیا اللہ تعالےٰ کی طرف سے دکھائے گئے مکاشفات ساقط الاعتبار ہوتے ہیں؟ پس ان الفاظ سے اور ان حوالجات سے جو میں آگے نقل کروں گا صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حدیث کو اس لحاظ سے ساقط الاعتبار نہیں قرار دیتے۔ کہ یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہونچتی، بلکہ اس لحاظ سے ساقط الاعتبار قرار دیتے ہیں۔ کہ اس کے بیان کرنے میں راوی سے بعض غلطیاں ہوگئی ہیں۔ اور اس کی تشریح کے لئے دوسری احادیث سے مدد لینے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور قرآن کریم کی روشنی میں اس کی تشریح ضروری ہے۔ چنانچہ میرے اس دعوے کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک دوسرے حوالہ سے ہوتی ہے، جس میں آپ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ

"لیکن خوب غور سے سوچنے کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ کہ در اصل حدیث موضوع نہیں ہے، ہاں استعارات سے پُر ہے"۔ (تحفہ گولڑویہ)

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حتمی طور پر اس حدیث کی صحت کا اقرار فرمایا ہے۔ اور ارشاد فرمایا ہے۔ کہ غور سے سوچنے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ حدیث موضوع نہیں۔ بلکہ استعارات سے پُر ہے۔ تو یہ کہنا کہ یہ حدیث ضعیف ہے یا یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے ضعیف اور ساقط الاعتبار قرار دیا ہے، صرف اس امر کا اقرار کرنا ہے۔ کہ ایسا کہنے والے شخص نے اس حدیث کو غور سے نہیں سوچا۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف وہ بات منسوب کرتا ہے۔ جو آپ نے نہیں کہی"۔ (الفضل ۱۴ اگست ۱۹۴۱ء)

اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "لفظ لفظ" کو استعارہ کہا ہے۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے اس مضمون میں اس کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ

"اول تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں اس حدیث کو پورا نقل نہیں کیا بلکہ صرف ایک حصہ کو نقل کیا ہے۔ اور دجال کے باب لُد پر قتل ہونے تک کے واقعہ پر اکتفا کی ہے۔ پس کہا جا سکتا ہے، کہ "لفظ لفظ" کے الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمائے ہیں۔ وہ اسی حصہ کے متعلق ہیں۔ نہ کہ باقی کے متعلق۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر اس امر کا ثبوت کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس ساری حدیث کے ہر لفظ کو نہیں بلکہ اس کے اکثر حصہ کو استعارہ سمجھتے تھے مندرجہ ذیل حوالہ سے نکلتا ہے۔ اور اس کے بعد کوئی شک کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ آپ انجام آتھم صفحہ ۱۲۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔ "واما ما جاء فی حدیث خیر الانبیاء من ذکر دمشق وغیرہ من الانباء فاکثرہا استعارات ومجازات من حضرۃ الکبریاء۔ یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں جو دمشق وغیرہ کا ذکر آتا ہے۔ اس کا اکثر حصہ استعارہ اور مجاز کے رنگ میں ہے۔ اس حوالہ سے ثابت ہے، کہ دمشقی حدیث کے اکثر حصہ کو آپ استعارہ اور مجاز قرار دیتے ہیں۔ نہ کہ فی الواقعہ اس کے ہر ہر لفظ کو" (الفضل ۱۴ اگست ۱۹۴۱ء)

غرض دمشقی حدیث کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تشریحات میں جو کچھ فرمایا گیا ہے۔ وہ حقیقت کو سمجھنے کے لئے بالکل کافی ہے۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل مبلغ

ایک زود نویس کی فوری ضرورت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبات ملفوظات اور تقاریر وغیرہ قلمبند کرنے کے لئے ایک ایسے مخلص نوجوان کی ضرورت ہے۔ جو مولوی فاضل یا اس کے برابر تعلیم رکھتا ہو۔ سلسلہ کے لٹریچر کی واقفیت ہو۔ اور محنت سے گھبرانے والا شخص نہ ہو۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج روحانی تھا نہ کہ جسمانی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۷ جولائی کا اخبار "شہباز" آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"اگر انسان کی بنائی ہوئی مشین میں یہ کمال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ کراچی سے لندن تک کا ساڑھے چھ ہزار میل کا فاصلہ ساڑھے تین گھنٹہ میں طے ہو جائے۔ تو انسان کے خالق کی قدرت کاملہ سے یہ کیا بعید ہے۔ کہ وہ آن کی آن میں اپنے محبوب کو بستر سے اٹھا کر فضا کی اونچی سے اونچی بلندیوں تک لے جائے۔ اور پھر ساری موجودات کا نظارہ کرانے کے بعد جب واپس بستر پر لائے۔ تو منظر یہ ہو۔ ع

زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم"

اس کے بعد سورہ نجم کی آیات ان ھو الا وحی یوحی..... الخ کا ترجمہ درج کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "یہ ہے وہ تفصیل جو قرآن کریم کی سورۃ النجم میں اس واقعہ کے متعلق درج ہے۔ اس کے علاوہ اس واقعہ کا ایک اور تذکرہ سورہ بنی اسرائیل میں ہے۔ جہاں کہا گیا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام (مکہ معظمہ) سے مسجد اقصے (بیت المقدس) کی طرف جس کو گھیر رکھا ہے ہماری برکت نے تاکہ دکھلائیں اس کو اپنی قدرت کی نشانیاں"

"شہباز" نے معراج نبوی کو جسمانی ثابت کرنے کے لئے سب سے پہلے عقلی بحث اٹھائی ہے۔ حالانکہ معراج کو روحانی ماننے والے اس بناء پر اسے روحانی اور اعلیٰ درجہ کا کشفی نظارہ نہیں مانتے۔ کہ جسمانی معراج خلاف عقل ہے۔ بلکہ مقدم اس بارہ میں قرآن و حدیث کے دلائل کو رکھتے ہیں اور انہی کے متعلق ہر ایک مسلمان کو پہلے بحث کرنی چاہیئے۔ اور پھر جو امر قرآن و حدیث سے درست ثابت ہو اس کی تائید میں عقلی دلائل پیش کرنا مناسب اور موزوں فعل ہو سکتا ہے۔ اس واقعہ کے ذکر میں "شہباز" نے یہ غلط قدم اٹھایا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج کو جسمانی قرار دیکر ان احادیث نبوی کو مسترد کر دیا ہے۔ جو صریحاً اس عقیدہ کی تائید کرتی ہیں۔ اور خود قرآن کریم کی آیات بھی شہباز کے عقیدہ کے خلاف پڑتی ہیں۔ پہلی غلطی شہباز کو یہ لگی ہے۔ کہ اس نے سورہ بنی اسرائیل کے اور سورہ نجم کے دو مختلف واقعات کو ایک واقعہ سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم احادیث اور دیگر شہادتوں سے یہ امر واضح ہے۔ کہ یہ دو مختلف واقعات کا ذکر ہے۔ اور یہ دونوں سورتیں بلحاظ نزول کے بھی مختلف سالوں میں نازل ہوئی ہیں۔ سورہ نجم بالاتفاق ۵ھ؁ بعد نبوت تک نازل ہو چکی تھی۔ اور اس کے نزول کے ساتھ چونکہ ایک ایسے عظیم الشان واقعہ کا بھی تعلق ہے۔ کہ اس کے زمانہ نزول کے متعلق شبہ نہیں ہو سکتا۔ وہ واقعہ یہ ہے۔

جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابہ کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنیکا حکم دیا اور آپ کے حکم کے مطابق بعض مظلوم لوگ جن میں حضرت عثمان رضی اور آپ کی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔ مکہ سے حبشہ کی طرف روانہ ہو گئے تو یہ واقعہ ۵ھ؁ بعد نبوت کا ہی ہے۔ جیسا کہ زرقانی شرح مواہب جلد ۱ ص ۲۷۰ و ۲۷۱ میں درج ہے۔ کفار کو جب ان لوگوں کی ہجرت کا علم ہوا تو انہوں نے پیچھا کیا۔ عمرو بن عاص اور عبداللہ بن ربیعہ وفد کی صورت میں نجاشی کے پاس گئے مگر نجاشی نے انہیں ناکام لوٹا دیا۔ ان کی واپسی پر ایک دن کفار مکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قرآن کریم سننے کیلئے آئے۔ آپ نے سورہ نجم پڑھ کر سنائی۔ اس میں سجدہ آتا ہے۔ اس پر جب آپ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ کفار نے بھی سجدہ کیا۔ اور مشہور ہو گیا۔ کہ مکہ کے لوگ مسلمان ہو گئے ہیں۔ اس خبر کو سنکر بعض مسلمان حبشہ سے واپس آ گئے۔ یہ واقعہ ہجرت سے تین ماہ بعد تک کا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سورہ نجم شوال ۵ھ؁ بعد نبوت سے یقیناً پہلے نازل ہو چکی تھی۔ اور اس میں چونکہ معراج کا واقعہ درج ہے۔ اس لئے معراج کا واقعہ بھی یقیناً شوال ۵ھ؁ بعد نبوت سے پہلے ہو چکا تھا۔ مگر سورہ بنی اسرائیل کا نزول ۱۱ھ؁ بعد نبوت ربیع الاول یا ربیع الثانی یا رجب یا شعبان میں ہوا ہے۔ (زرقانی جلد ۱ ص ۳۰۶)

(۲) مسیحی مورخین نے اس کا نزول بارہویں سال بعد نبوت میں تسلیم کیا ہے (دیور لائف آف محمد ص ۱۲۱)

(۳) ابن مردویہ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ قال اُسری بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ سبعۃ عشر من شہر ربیع الاول قبل الھجرۃ بسنۃ (خصائص الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۶۲)

ان روایات سے یہ امر یقین کے مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے۔ کہ اسراء کا واقعہ ہجرت سے چھ ماہ یا ایک سال پہلے گزرا ہے۔ مگر معراج کا واقعہ پانچویں سال بعد نبوت سے پہلے کا ہے۔ پس جب ان دونوں واقعات کی تاریخوں میں چھ سات سال کا فرق ہے۔ تو انہیں ایک واقعہ کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ معراج کا واقعہ اور ہے۔ اور بیت المقدس کی طرف جانیکا واقعہ بالکل اور ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل دلائل بھی ہمارے خیال کے مؤید ہیں۔

(۱) حدیث معراج سے ثابت ہے۔ کہ پانچوں نمازوں کی فرضیت معراج کے واقعہ میں ہوئی۔ اب اگر دونوں واقعات کو ایک ہی سمجھا جائے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ پانچوں نمازیں گیارھویں بارھویں سال بعد نبوت میں فرض ہوئی ہیں۔ جو بالبداہت غلط ہے۔ پانچوں نمازوں کا فرض ہونا شروع زمانہ نبوی سے ثابت ہے۔ اور سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے۔

(۲) سورہ نجم میں معراج کے واقعہ کا ذکر ہے۔ جس میں بیت المقدس کی طرف جانیکا کوئی ذکر نہیں اس کے مقابل سورہ بنی اسرائیل میں بیت المقدس تک جانیکا ذکر ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ یہ دو مختلف واقعات ہیں۔ اور یہ امر قرین قیاس نہیں۔ کہ ایک ہی واقعہ کا آخری حصہ چھ سال پہلے قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہو۔ اور اس کا پہلا حصہ چھ سال بعد بیان کر دیا جائے۔

(۳) واقعہ اسراء کی گواہ حضرت ام ہانی ہیں جن کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے سنایا۔ اور آپ سے سات محدثین نے اپنی اپنی کتب میں اس واقعہ کے متعلق روایت کی ہے۔ جس میں ان امور کا مطلقاً ذکر نہیں جن کا معراج کے واقعہ میں ذکر ہے۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ معراج کا واقعہ اور ہے اور بیت المقدس کی طرف جانیکا واقعہ اور۔

اب ہم اس حقیقت پر غور کرتے ہیں کہ آیا یہ ہر دو واقعات روحانی نظارے ہیں۔ یا جسمانی۔ سو سب سے پہلے اسراء کے متعلق واضح رہے۔ کہ اس واقعہ کو بغیر ثبوت اور شہادتوں کے اور بغیر کسی وجہ کے ظاہر پر محمول کرنا درست نہیں۔ حالانکہ درحقیقت یہ ایک لطیف کشف تھا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اور اس کے ثبوت میں حسب ذیل دلائل موجود ہیں۔

(۱) ابن جریر جلد ۱۵ ص ۶ پر حضرت انسؓ سے اسراء کے متعلق ایک حدیث درج ہے۔ جس میں آیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ایک بڑھیا کو دیکھا پھر ایک اور شخص کو دیکھا۔ اور پانی شراب اور دودھ کے پیالے دیکھے اور ان میں سے دودھ کا پیالہ پیا۔ دودھ اور بڑھیا کی حضرت جبرائیلؑ نے یہ تعبیر کی کہ دودھ کے پیالے سے مراد فطرت ہے۔ اور بڑھیا سے مراد دنیا۔ اگر یہ کشف نہ تھا۔ تو اس تعبیر کا کیا مطلب؟ اگر آپ کا سفر مادی جسم کے ساتھ تھا۔ تو آپ نے عورت کو دنیا کی شکل میں کیوں دیکھا ہر روز آپ پانی پیتے تھے پانی پی لینے سے امت کی تباہی مراد لینے کی کیا وجہ تھی؟ جیسا کہ جبرائیلؑ نے کہا کہ اگر آپ پانی پی لیتے تو آپ کی امت تباہ ہو جاتی۔

(۲) قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے بھی اس کا نام رؤیا ہی رکھا ہے۔ فرمایا وما جعلنا الرءیا التی اریناک الا فتنۃ للناس۔ بنی اسرائیل ع ۶۔ اور بخاری شریف میں حضرت ابن عباس نے اسے رؤیا ہی قرار دیا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی اسے رؤیا سمجھ کر اس کی تعبیر کی ہے۔ یہ اعلیٰ درجہ کا کشفی نظارہ تھا۔ جو کسی اور نبی کو نہیں دکھایا گیا۔ اور جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات اور آئندہ ترقیات کے متعلق پیشگوئیاں ہیں۔

(۳) حضرت معاویہ سے روایت کی گئی ہے۔ اذا سُئل عن مسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت رؤیا من اللہ صادقۃ (در منثور جلد ۴ ص ۱۴۷) کہ جب حضرت معاویہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسراء کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپ نے کہا۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچا رؤیا تھا۔ جو آپ کو دکھایا گیا۔

ان حقائق سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ سورہ بنی اسرائیل اور سورہ نجم میں دو مختلف واقعات کا ذکر ہے۔ اور یہ لطیف کشوف تھے۔ جو امت کی ترقی اور آئندہ کی پیشگوئیوں سے وابستہ تھے۔ اور یہ عقیدہ رکھنا۔ کہ آپ مادی جسم سمیت بیت المقدس یا آسمان تک گئے تھے خلاف تعلیم اسلام عقیدہ ہے۔

اگر شہباز رؤیا کے لفظ سے ظاہری جسمانی نظارہ مراد لے۔ تو اسے واضح رہے کہ معراج کی حدیثوں میں سے ایک حدیث میں جو بخاری شریف میں ہے۔ صاف لکھا ہے کہ معراج کے بعد آسمان پر ہی جب جبرائیلؑ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپ اتریں تو لکھا ہے واستیقظ وھو فی المسجد الحرام۔ کہ آپ کی نیند کھل گئی۔ اور آپ مسجد حرام میں تھے۔ علاوہ ازیں معراج ۴؎ کی حدیثوں میں لکھا ہے کہ جبرائیل سونے کا طشت اور سونے کا لوٹا لائے جو ایمان و حکمت سے بھرا تھا۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ میں انڈیل دیا۔ کیا ایمان و حکمت کوئی مادی اور سیال چیز ہوتی ہے جو لوٹے میں آیا کرتی ہے۔ اگر نہیں تو سب عقلمند اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ معراج کا واقعہ درحقیقت ایک روحانی اور کشفی نظارہ تھا۔ اور کشف میں ہی غیر مادی باتیں مادی شکل میں نظر آ سکتی ہیں۔ [illegible]

بیسیوں مبلغ تبلیغِ احمدیت کی خاطر بیرونی ممالک میں جانے کیلئے تیار بیٹھے ہیں

چند سالوں میں ہی بیرونی ممالک میں لاکھوں لوگ انشاء اللہ احمدیت میں داخل ہو جائیں گے

حق راہنمائی کے تحفظ کے لئے جماعتہائے احمدیہ اندرون ہند کو ابھی سے منظم کوشش کرنی چاہیئے

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ "بیسیوں مبلغ ہیں جو بیرونی ممالک کی تبلیغ کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ ... کے بعد وہ ہندوستان سے باہر تبلیغ کے لئے بھجوا دیئے جائیں گے۔ اور جیسا کہ گذشتہ تجربہ بتا رہا ہے۔ جب یہ لوگ تبلیغ کے میدان میں نکل کھڑے ہوں گے۔ تو انشاء اللہ ہر علاقہ میں یکدم ہزاروں لوگ ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے شروع ہو جائیں گے۔ باہر کے لوگوں میں ہندوستان کے لوگوں سے زیادہ بیداری پائی جاتی ہے۔ چنانچہ جس جس طرف بھی ہم نے اپنے مبلغ بھجوائے ہیں۔ وہاں ہزاروں لوگوں نے بیعت کر لی ہے۔ پس جب بیسیوں مبلغ باہر کے ممالک میں تبلیغ کے لئے بھجوائے گئے۔ تو چند سالوں میں ہی لاکھوں لوگ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں داخل ہو جائیں گے۔ مگر یہ بات ہندوستان کے لوگوں کے لئے نہایت ہی شرمناک ہوگی۔ اور اس صورت میں باہر کے لوگوں کی باگ سنبھالنا بھی ان کے لئے سخت مشکل کام ہو جائیگا۔ وہ لوگ کہیں گے۔ کہ تمہارا کیا حق ہے۔ کہ ہماری راہنمائی کرو۔ ہم تعداد میں تم سے زیادہ ہیں۔ ہم قربانیوں میں تم سے زیادہ ہیں" بیعت کے لحاظ سے نومبر ۱۹۴۴ء سے جون ۱۹۴۵ء تک کی احمدیت کی رفتار ترقی کا نقشہ احباب کے سامنے پیش ہے۔ ترقی کی رفتار ہمارے کام کی وسعت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ پس ہر احمدی کو چاہیئے۔ کہ ابھی سے پوری طرح بیدار ہو کر جماعت میں اضافہ کے لئے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو تبلیغ کرے۔ آپ سب مل کر یہ کام کریں۔ تو ترقی کی لائن یقیناً بہت جلدی بہت اوپر جا سکتی ہے۔ اور کوئی ایسا وقت نہیں آسکتا۔ کہ حق راہنمائی خطرہ میں پڑ جائے۔

(انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

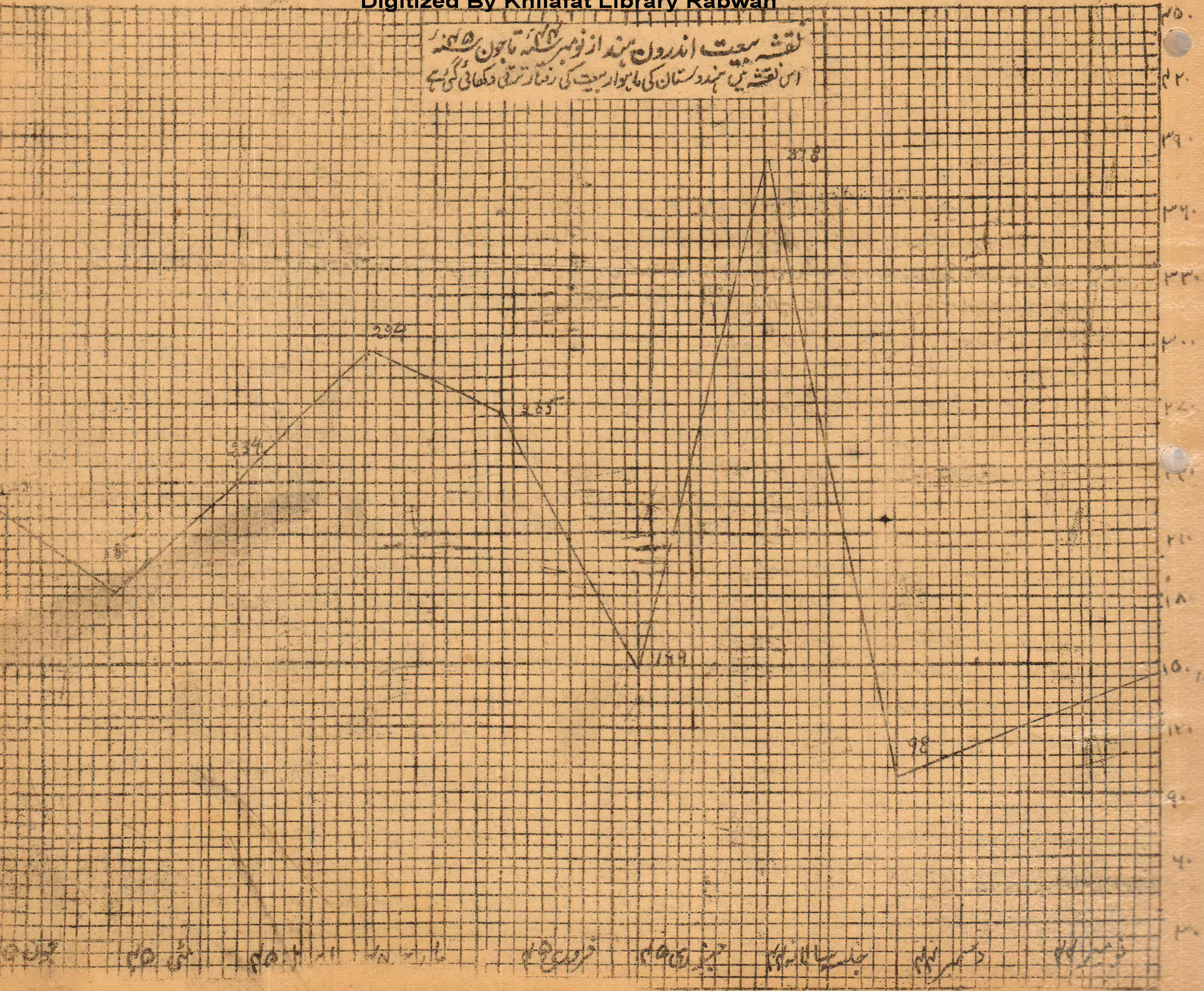

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کالج اور سکولوں کے پروفیسر اور اساتذہ کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

قادیان اور بعض بیرونجات کے کالجوں اور سکولوں کے پروفیسر اور اساتذہ نے انصار کی پندرہ روزہ تبلیغی سکیم کے ماتحت موسمی تعطیلات میں غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کے لئے دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اب کالجوں میں تو موسمی تعطیلات ہو گئی ہیں اور سکولوں میں ہونے والی ہیں۔ لہذا ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ حسب وعدہ پندرہ دن فریضہ تبلیغ خاص طور پر غیر احمدی رشتہ داروں میں جا کر ادا کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ ایسے احباب تبلیغ سے واپسی پر اپنی تبلیغی کارگزاری کی رپورٹ دفتر میں بھجوا دیں۔ اور یہ بھی اطلاع دیں کہ پندرہ دن کس تاریخ سے کس تاریخ تک پورے کئے۔

قادیان میں جن احباب کے غیر احمدی رشتہ دار ہیں یا حالات کے ماتحت اُن کے غیر احمدی رشتہ داروں کے ہاں جانا مشکل ہے۔ یا جنھوں نے اب قادیان کے ارد گرد تبلیغی سکیم کے ماتحت نام لکھوائے ہیں وہ اپنے اپنے محلہ کے زعمائے انصار کی ہدایت کے ماتحت موسمی تعطیلات میں ضلع گورداسپور کے معینہ دیہات میں جا کر جو محلہ وار نامزد کر دیئے گئے ہیں اپنے امام کی منشاء کے ماتحت فریضہ تبلیغ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (فتح محمد سیال قائد تبلیغ مرکزیہ انصار اللہ قادیان)

ہندوستان کی تجارت مشرق وسطی میں

انڈین گورنمنٹ ٹریڈ کمشنر نے بنگ کے بعد کی تجارت کے متعلق رپورٹ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"ہندوستان سے مشرق وسطی کو آئندہ مال بھیجنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم مندرجہ ذیل باتوں کے لئے معلومات حاصل کرتے ہوں

(۱) ان اشیاء کا علم ہونا چاہیئے۔ جو لڑائی سے پہلے ان ممالک میں بھیجی جاتی تھیں۔

(۲) لڑائی کے دوران میں کون کون سی چیزیں بھیجی گئیں

(۳) وہ چیزیں جن کی ضرورت مشرق وسطی کی طرف سے ظاہر کی گئی ہیں۔ اور

(۴) ایسی چیزوں کا بھی علم ہونا چاہیئے۔ جن کے لئے ہندوستانی تاجر باہر کے ملکوں میں منڈیوں کی تلاش میں ہیں۔

جن علاقوں میں ہندوستان اپنی چیزیں نہیں بھیجا کرتا تھا۔ اس وقت ان علاقوں میں بھی یہ چیزیں جانا شروع ہو گئی ہیں۔ مشرق وسطی میں ہندوستان کی سب سے اہم چیز جو برآمد ہوتی ہے وہ سن اور سن کی چیزیں ہیں۔ لڑائی سے پہلے بھی اور لڑائی کے دوران میں بھی اس کی یہ آمد جاری رہی ہے اور لڑائی کے بعد یہ ضرورت یقینی طور پر اور بڑھ جائیگی۔ مصر میں سن کی چیزیں اور رسے بنانے کا کارخانہ کھولے جانے کی اطلاع ملی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ اندازہ ہے کہ یہ کارخانہ ابھی مصر کی ضروریات کو بھی پورا نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ دوسرے ممالک کی ضروریات کو پورا کرے۔

سن کے بعد سوتی پارچات کا نمبر ہے اور جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ سوتی پارچات کی تجارت بہت بڑھ گئی ہے ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۳ء تک تعداد برآمد اس بات کی تائید کرتی ہے۔ مگر جو بندشیں اس کے متعلق ہندوستان سے باہر جانے والی چیزوں پر لگائی گئی ہیں۔ انہوں نے سوتی پارچات کی بیرونی تجارت پر اثر ڈالا ہے۔ مثال کے طور پر عراق ۱۹۴۲ء اور ۱۹۴۳ء میں ۹۰ ملین گز سوتی پارچات ہندوستان سے منگواتا تھا۔ مگر ۱۹۴۳ء اور ۱۹۴۴ء میں اس کو صرف ۱۲½ ملین گز کپڑا بھیجا جا سکا۔ اور اس کے بعد ۱۹۴۴ء اور ۱۹۴۵ء میں تعداد اس سے بھی گھٹ گئی۔ دوسرے ممالک میں بھی برآمد کم ہوئی۔ گو اس قدر نہیں۔ مشرق وسطی کے ممالک ہندوستان کے پارچات کے لئے نہایت اعلیٰ منڈی نہیں گے کیونکہ جاپانی مارکیٹ اب مفقود ہو جائے گی۔ گو چین کے بعض علاقوں میں جاپانی نگرانی کے ماتحت پارچات بافی کے کارخانے کھولے گئے ہیں۔ مگر ابھی وہ کامیاب نہیں ہو سکے

ہندوستان کے پارچات کی پختگی کوالٹی اور مضبوطی کے متعلق بہت کچھ تعریف کی جا چکی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ لڑائی کے بعد ہندوستانی تجارتوں میں پارچات کی تجارت ایک خاص تجارت گنی جائے گی۔ اسکو کامیاب بنانے کے لئے ہندوستانی تاجروں کو چاہیئے کہ اپنی چیزیں نمونوں کے مطابق بنائیں۔ کارخانہ داروں کو چاہیئے خاص طور پر اپنا نام پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مختلف قسم کے کپڑے مثلاً چادریں۔ رنگین پاپلین۔ زین۔ ململ۔ وائل۔ دنیا کی منڈیوں میں کامیاب ہونگی۔ یہاں بیرونی تجارت کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ نمونہ کے متعلق بھی کچھ لکھنا ضروری ہے کہ نمونوں کی باہر بہت بڑی مانگ رہی ہے مگر ہندوستان کے تاجروں نے خاطر خواہ طور پر اس کی طرف توجہ نہیں کی ہے۔ بہت سے تاجروں نے ابھی سے تجارتی معلومات حاصل کرنے کے لئے مختلف سوالات دفتر ٹریڈ کمشنر میں بھیجے ہیں۔ ان ممالک کے جو تاجر ہندوستان سے مال منگواتے رہے ہیں۔ وہ اس بات کے باوجود کہ ابھی مال کی برآمد میں کافی مشکلات درپیش ہیں۔ آئندہ کے لئے انتظامات شروع کر دیئے ہیں اور بعض فرمیں اپنے نمائندے ہندوستان بھیجنے کے لئے راہ پیدا کر رہی ہیں۔ اس کے جواب میں ہندوستان کے تاجروں کا باہم تعاون کے ساتھ انتظام کرنا ضروری ہے۔ مشرقی وسطی کے ممالک سے جن چیزوں کی مانگ اب تک دفتر ٹریڈ کمشنر میں پہنچی ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:۔

سوتی پارچات۔ سوت۔ کیمیکلز۔ خاص مہک والا تیل۔ السی۔ چرم۔ اعلیٰ گرم مصالحہ۔ سن و سن کی بوریاں تولیئے۔ کھیلوں کے سامان۔ ہوزری۔ سوڈیم بائیکرومیٹ۔ پوٹیشیم بائیکرومیٹ۔ ونیڈی تائیل۔ گلاس کی چیزیں مٹی کے برتن۔ پورسلین کے برتن۔ عام بیج۔ لاکھ۔ جوتی۔ پلاسٹک کی چیزیں۔ گوہ کا چمڑا۔ ادرک۔ الائچی۔ کپاس کے بیج۔ ان کی تجارت بہت کامیاب ہو سکتی ہے۔

(ناظم تجارت)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۲۹۹ منکہ ریحانہ زوجہ سید ظفر احمد صاحب قوم شیخ صدیقی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۹۷ پارک سٹریٹ ڈاک خانہ پارک سرکس ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ھش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) نقد ۲۵۰/- روپے (۲) ایک سو روپیہ ترجمۃ القرآن کی تحریک میں قرضہ دیا ہوا ہے (۳) میرا مہر مبلغ تین ہزار بذمہ شوہر ہے۔ (۴) ایک کنال اراضی واقعہ محلہ دارالبرکات قادیان۔ مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے علاوہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ ریحانہ بنت ظریف حال کلکتہ۔ گواہ شد سید ظفر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد شیخ عبدالرحمن بقلم خود کلکتہ

نمبر ۸۵۷۹ منکہ حفیظہ بیگم زوجہ ملک نذیر احمد خان قوم افغان ککے زئی عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن منٹگمری محلہ تلیانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد چوڑیاں طلائی ۲ تولہ۔ کانٹے طلائی ۸ ماشہ۔ حق مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ اسکے علاوہ اور جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ حفیظہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد نذیر احمد خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۵۸۰ منکہ حسین بی بی زوجہ چودھری محمد مدد علی صاحب قوم راٹھور راجپوت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن قادیان دارالعلوم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت کچھ زیور ہے۔ اندازاً قیمتی ۱۰۰/- روپے اور نقد ۱۰۰ سو روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مہر اس میں شامل ہے در اصل پرانے رواج کے مطابق ۳۲/- روپے تھا۔ الامۃ:۔ حسین بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد مدد علی انسپکٹر ریلوے ورکس خاوند موصیہ۔ گواہ شد ملک رسول بخش عفی عنہ

نمبر ۸۵۷۰ منکہ امۃ الحمید بیگم بنت چودھری افضل کریم صاحب قوم بھٹہ راجپوت عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن رام گڑھ سرداراں ڈاکخانہ خاص ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی ۲½ تولہ زیورات نقرئی ۲۵/- روپے۔ نقد ۴۰/- روپے میں اس جائیداد کے نویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ امۃ الحمید۔ گواہ شد۔ محمد سعید سب پوسٹماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گواہ شد۔ چودھری شفیق احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۵۸۱ منکہ خلیل احمد ولد ضیاء الدین احمد قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۴/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں مگر میں R. I. A. F. میں فلائٹ میکینک ایجنٹ ہوں اور مجھے ۱۶۵/- روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ خلیل احمد احمد آباد قادیان گواہ شد۔ حافظ بشیر احمد منیجر ریسین کمپنی قادیان گواہ شد:۔ نیاز محمد انسپکٹر پولیس قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

شان

دنیا میں آشکار کرنے کی آسان راہ

VINDICATION OF THE PROPHET OF ISLAM

(۱) نامی انگریزی رسالہ ہمارے پاس ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کارنامے بتائے گئے ہیں۔ جن کی دنیا کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں۔ (۲) وہ خصوصیات جو دنیا کی کسی قوم کے نبی میں نہیں (۳) ہندو و عیسائی اقوام کے معززین کی آراء (۴) ہندو مسلمانوں میں کس طرح صلح ہو سکتی ہے؟ (۵) یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پیشوایان مذاہب کے جلسوں کی مقبولیت اور ان کے متعلق غیر احمدی و غیر مسلم معززین کی آراء

یہ رسالہ اب گیارھویں بار چھپ کر لکھنؤ میں آیا ہے ۷۶ صفحہ کے رسالہ کی قیمت ۴ر معہ محصول ڈاک **اپنے شہر کے غیر مسلم معززین کو تحفۃً دو**

یا ان کے پتے ہمکو روانہ کرو ہم یہاں سے روانہ کر دیں گے

ہر پتہ کے ساتھ چار آنہ کی ٹکٹ چاہیئے —!

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

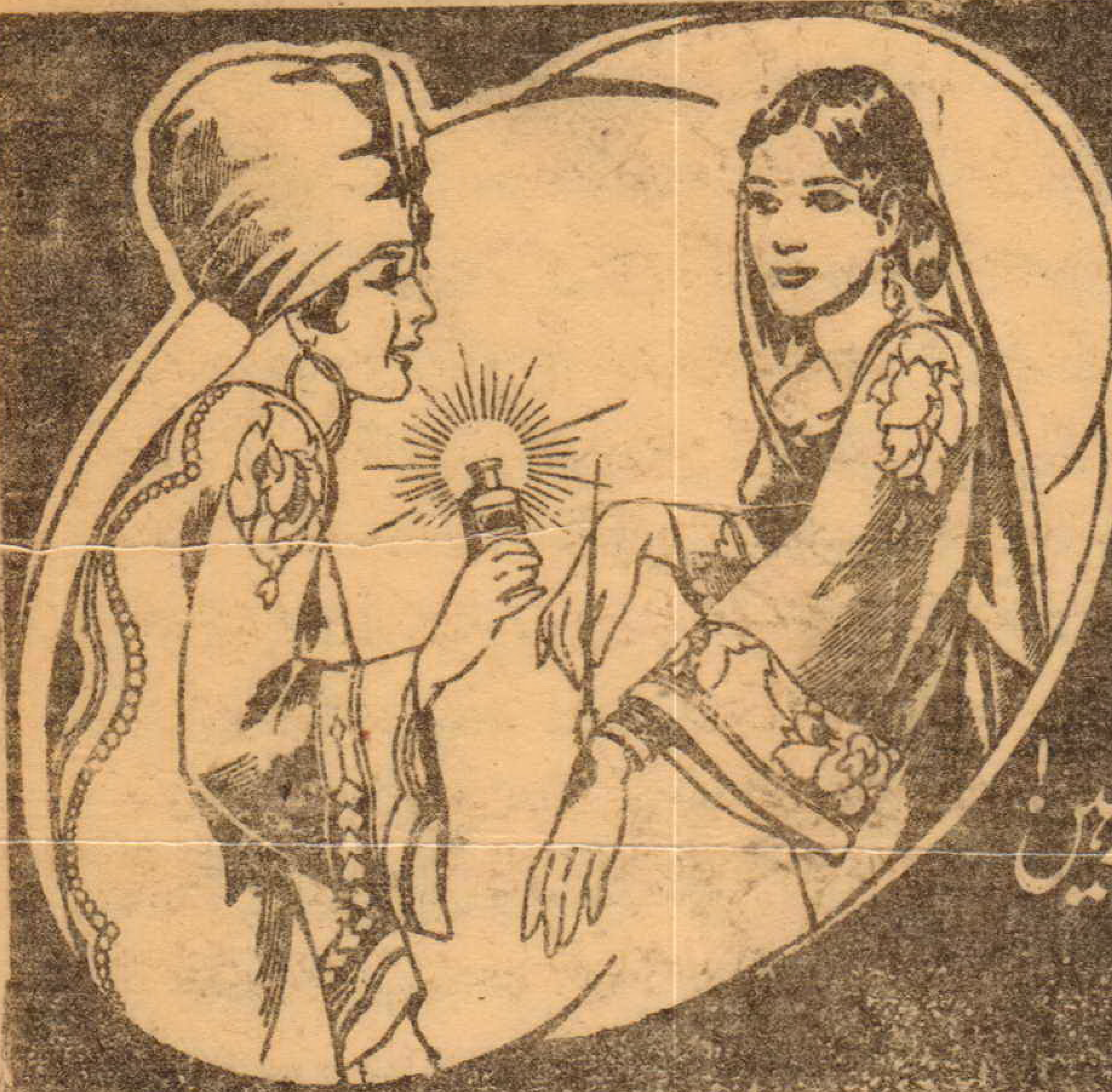

آپ کو معلوم نہیں کہ آپ ایک خطرناک فیصلہ کر رہے ہیں!

اگر آپ اپنے جلدی روگوں کے لئے

سرجنوں اور جراحوں کے نشتر میں شفا ڈھونڈتے ہیں

سرخ سپید زرد اور سبز مرہموں میں تسکین ڈھونڈتے ہیں

آپ کو لازم ہے

کہ اپنی اوّلین فرصت میں مقامی دوافروش سے

دلروز طلب کریں

کیونکہ دلروز بغیر اپریشن ڈریسنگ اور نہانے کی ممانعت کے تمام جلدی امراض سے نجات دلاتی ہے

قیمت

۱۲؍ — علہ — ۸ر

ہر مشہور دوافروش سے ملتی ہے

۱۹۰۴ء سے استعمال میں ہے

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے سی ایس آئی دلروز کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

"میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا۔ مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا۔ میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں مگر سب بے فائدہ۔ میں بمسرت کہتا ہوں کہ دلروز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا۔ جس کے لئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

(ترجمہ انگریزی)

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز دلروز والا فیروز پور روڈ لاہور (پنجاب)

ایک نہایت ضروری التماس

بعض احباب کے نام جن کا چندہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۵ء کو ختم ہوتا ہے۔ وی پی ارسال کئے جا چکے ہیں

ان کا اخلاقی فرض ہے وصول فرما کر ممنون فرمائیں

عدم وصولی کی صورت میں دفتر کو بھی نقصان ہو گا اور وہ خود

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور ملفوظات، خطبات اور ارشادات سے محروم ہو کر بڑا نقصان اٹھائیں گے

(منیجر)

تعمیر مکانات کے متعلق ضروری امور قابل غور

۱۔ احباب اکثر مکان کی تعمیر بغیر تخمینہ لاگت لگائے شروع کر دیتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو روپیہ مکان کے لئے ان کے زیر نظر ہوتا ہے۔ وہ ختم ہو جاتا ہے اور تکمیل مکان کے لئے زیر بار ہونا پڑتا ہے

۲۔ اس قباحت سے بچنے کے لئے **رفیق اینڈ کو** نے ماہرین فن تعمیر کا انتظام کیا ہے۔ جو مکان کا نقشہ فن تعمیر کے جدید نظریوں کے پیش نظر تیار کر کے آپ کو تخمینہ لاگت کر دیں گے۔

۳۔ مکان صحت افزا ہوادار اور کفایت شعاری کے اصولوں پر تیار ہو گا۔

۴۔ مشورہ مفت ہو گا۔

۵۔ نقشہ اور تخمینہ لاگت کے لئے واجبی اجرت لی جاوے گی۔

۶۔ جو دوست مکان کمپنی کے زیر نگرانی بنانا چاہیں گے۔ یہ کام واجبی کمیشن پر کیا جائے گا۔

معجون عنبری

دماغی کمزوری کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اسکو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے ایک شیشی سیر دل خون آپ کے جسم میں اضافہ کرے گی۔ اس سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی یہ رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور کندن بنا دے گی۔ نہایت درجہ مقوی ہے۔ فی شیشی للعہ

پتہ :- مولوی حکیم ثابت علی (دہج زبان) محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کا تحریر فرمودہ نسخہ

اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نیویارک ۲۰ر جولائی - اس وقت یورپ کو سب سے زیادہ دلچسپی اس امر سے ہے۔ کہ مغربی ایشیا میں روس کے مقاصد کیا ہیں - فی الحال روس اپنی تمام تر توجہ ایران اور ترکی پر مبذول کئے ہوئے ہے۔ تین چار ماہ ہوئے - شاہ ایران نے یہ شکایت کی تھی - کہ ایران کے ایک بڑے حصے میں طوائف الملوکی پھیلی ہوئی ہے۔ اور ایران میں بیرونی امداد سے ایک پارٹی تقویت پکڑ رہی ہے۔ اور اس امر کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا - کہ ایران کی یکجہتی قائم رہے گی یا وہ دو حصوں میں منقسم ہو جائیگا۔

نیویارک ۲۰ر جولائی - جہاں تک ترکی کا تعلق ہے - روس کریمیا کانفرنس میں واضح طور پر اپنے ارادہ کا اعلان کر چکا ہے۔ کہ روس نہ صرف درہ دانیال اور آبنائے باسفورس کے کنٹرول میں مقتدر اور نمایاں حصہ لینا چاہتا ہے۔ بلکہ وہ کاکیشیا کی سرحد کے قریبی اضلاع کو بھی دوبارہ حاصل کرنا چاہتا ہے - اور موثر طریقوں سے ترکی کی حکومت میں تبدیلیاں کرنا چاہتا ہے۔

کلکتہ ۲۰ر جولائی - حکومت بنگال نے ستاون لاکھ روپے کی منظوری اس لئے دی ہے۔ کہ غیر سرکاری ثانوی مدارس کے مدرسین اور دوسرے عملے والوں کو نیز غیر سرکاری ابتدائی مدرسوں کے معلموں کو قحط الاؤنس دیا جائے۔

پیرس ۲۰ر جولائی - فرانس کی قومی مشاورتی کمیٹی کے تمام حلقے استصواب رائے کی مخالفت کر رہے ہیں - نظام حکومت کی اصلاح کا مسودہ حکومت نے مزید غور کے لئے لوٹا دیا ہے۔

جدہ ۲۰ر جولائی - امریکی انجینئروں نے حجاز میں تیل کے چار نئے چشمے معلوم کئے ہیں - ان کی کھدائی کا کام بہت جلد شروع ہو جائے گا۔

نیویارک ۲۰ر جولائی - اخبارات کی ڈاک پہنچانے والوں نے ستر روز سے ہڑتال کر رکھی تھی - اب یہ ہڑتال ختم ہو گئی ہے - اس میں دو ہزار اشخاص نے حصہ لیا تھا - ان لوگوں کو فی گھنٹہ ساڑھے چار روپے کے برابر تنخواہ ملتی تھی - لیکن ان کا کہنا تھا - کہ یہ تنخواہ ناکافی ہے۔

بمبئی ۲۰ر جولائی - گاندھی جی اور پی - سی - جوشی سیکرٹری کمیونسٹ پارٹی کے درمیان حال ہی میں خط و کتابت ہوئی ہے - جو شائع ہو چکی ہے۔ مسٹر جوشی نے گاندھی جی کو یقین دلانے کی کوشش کی ہے - کہ کمیونسٹ پارٹی اپنے عقیدہ اور مسلک پر دیانتداری سے قائم ہے - گاندھی جی نے ان سے یہ استفسارات کئے - (۱) کمیونسٹوں کے نزدیک لفظ خبث سے کیا مراد ہے؟ (۲) کیا کمیونسٹ پارٹی کے حسابات پبلک طور پر دکھائے جا سکتے ہیں - (۳) کہا جاتا ہے - کہ کمیونسٹ پارٹی نے لیڈروں کی گرفتاری میں حکام سے تعاون کیا - (۴) کمیونسٹ پارٹی کانگرس میں داخل ہو کر اسکی طاقت کو ختم کرنا چاہتی ہے۔

واشنگٹن ۲۰ر جولائی - ایڈمیرل نمٹز نے انکشاف کیا ہے - کہ جاپان پر حملہ کی سٹیج تیار کرنے کے لئے امریکی اور برطانوی فوجوں کو ۷۵ لاکھ جاپانیوں کو ہلاک کرنا پڑا - امریکن فوجی حلقوں کا اندازہ ہے - کہ اس نقصان کے باوجود ابھی تک جاپان کے پاس ۵۰ لاکھ اور ایک کروڑ کے درمیان فوج موجود ہے - جاپانی ایرفورس کے بہترین دستے اب بھی چار ہزار ہوائی جہازوں پر مشتمل ہیں - البتہ جاپانی بحری بیڑہ عملی طور پر ختم ہو چکا ہے - جاپان کی فوجی طاقت پر سب سے بڑی ضرب اتحادیوں نے فلپائن اور برما میں لگائی ہے - برما میں تقریباً ۲½ لاکھ اور فلپائن میں ۴½ لاکھ جاپانی ہلاک ہوئے ہیں - اور ہلاک شدگان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔

برلن ۲۰ر جولائی - عظمائے ثلاثہ کی کانفرنس صدر ٹرومین کی زیر صدارت شروع ہو چکی ہے - میٹنگ کے ایجنڈا پر تقریباً بیس مسائل ہیں - جن میں سے اہم ترین مسئلہ جاپان کے خلاف روس کی طرف سے اعلان جنگ ہے - یورپی ممالک کے متعلق برطانیہ اور روس میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں - ان میں غالباً صدر ٹرومین ثالث ہونگے۔

واشنگٹن ۲۰ر جولائی - امریکہ کے ایک جدید ترین طیارہ بردار جہاز پر جاپان کے دو کفن بردوش ہوائی جہازوں کے حملے سے ۲۳۷ اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے - اور جہاز کو شدید نقصان پہنچا - یہ حملہ فارموسا کے قریب ہوا - اگرچہ جہاز کو شدید نقصان پہنچا تھا - لیکن ملاح اسے واشنگٹن کی ایک بندرگاہ تک لانے میں کامیاب ہو گئے۔

کولمبو ۲۰ر جولائی - لنکا کی کونسل آف سٹیٹ نے ایک قرارداد منظور کی ہے - جس میں وزیر نوآبادیات کی طرف سے "فری لنکا بل" کو مسترد کئے جانے پر پروٹسٹ کیا ہے - اس بل میں لنکا کو مکمل آزادی دینے کا مطالبہ تھا۔

لنڈن ۲۰ر جولائی - جرمنی کے متعلق روس کی پالیسی اب واضح ہو گئی ہے - اس کا مقصد یہ ہے - کہ دریائے رائن اور اوڈر کے درمیان جرمن رائیشتاغ کی سیاسی یکجہتی قائم رکھی جائے - جرمن کمیونسٹ پارٹی کی نئی پالیسی سے معلوم ہو گیا ہے - کہ یہ پارٹی بھی اس بات پر مصر ہے - کہ جرمنی کی یک جہتی قائم رکھی جائے۔

نئی دہلی ۲۰ر جولائی - جنرل ہیڈکوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے - کہ ستمبر ۱۹۳۹ء سے ۲۸ر فروری ۱۹۴۵ء تک ہندوستان کے کل ایک لاکھ ۹۴ ہزار دو سو پچیس فوجی سپاہی ہلاک و زخمی ہوئے - اس تعداد میں ہانگ کانگ اور سنگاپور کے توپ خانہ کا جانی نقصان شامل نہیں - جو ۵۸۳۵ فوجیوں پر مشتمل ہے۔

لاہور ۲۰ر جولائی - کمیشن ایجنٹوں نے کل سر لاجپت رائے چیف خرید آفیسر حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا تھا - کہ اگر اسی طرح گندم خریدی گئی - تو پہلی خرید کردہ گندم کے بھگتان میں کافی دیر لگے گی - اس لئے جب تک پہلی خرید کا بھگتان نہ ہو جائے - مزید خرید نہ کی جائے - چنانچہ ایک ماہ کے لئے گندم کی خرید بند ہو گئی ہے۔

ماسکو ۲۰ر جولائی - روسی سائنسدانوں نے ایک ایسا پودہ معلوم کیا ہے - جس سے ربڑ اور کھانڈ دونوں تیار ہوتے ہیں - اس پودہ سے حیوانات کے لئے سبز چارہ بھی حاصل ہوتا ہے - روس میں اسکی وسیع پیمانے پر کاشت شروع کر دی گئی ہے۔

لاہور ۲۰ر جولائی - ایس - ڈی - سی کے فضل مجسٹریٹ نے بیس احرار کے خلاف ۵ر نومبر کو وائی - ایم - سی - اے ہال میں جماعت احمدیہ لاہور کے جلسہ میں حملہ آور ہونے اور فرنیچر وغیرہ توڑنے کے الزامات میں فرد جرم لگا دی ہے۔

لنڈن ۲۰ر جولائی - سر ہنری لارنس سابق گورنر بمبئی نے کہا - کہ ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کی نوعیت سمجھنے کے لئے ہمیں یہ مثال سامنے رکھنی چاہیئے - کہ اگر برطانیہ اور جاپان ایک ملک بنا دیا جائے - تو پوزیشن کیا ہوگی - کیا اس صورت میں میجارٹی رول کی وجہ سے دونوں ملکوں پر عملی طور پر جاپان کی حکومت نہ ہو جائیگی۔

نیویارک ۲۰ر جولائی - ہندوستانی کارخانہ داروں کے وفد سے یہاں کے صنعتی اور تجارتی حلقوں میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے - معلوم ہوا ہے - کہ امریکی کارخانہ دار ہندوستان کو مشینری مہیا کرنے اور اسکی صنعت میں ترقی دینے کے لئے تیار ہیں۔

لنڈن ۲۰ر جولائی - بحر الکاہل میں اتحادی بمباروں نے جاپان پر حملہ کی تیسری منزل کے ایک حصہ کو آج ختم کر دیا ہے - دوسری منزل میں انہوں نے ہوائی حملے کر کے جاپان کو میدان جنگ سے کاٹ دیا تھا - یہ وہی طریقہ ہے - جو جرمنی کو تباہ کرنے کے لئے استعمال کیا گیا تھا۔

لاہور ۲۰ر جولائی - سونا ۷۹/۱۴ روپے چاندی ۱۳۷/- روپے پونڈ ۵۳/-

واشنگٹن ۲۰ر جولائی - کل رات صدر ٹرومین نے مسٹر چرچل اور سٹالن کو سرکاری طور پر ڈنر دیا - عظمائے ثلاثہ کی کانفرنس ہو رہی ہے - یقین کیا جاتا ہے - کہ اس کا بڑا مقصد پورا ہو چکا ہے۔

واشنگٹن ۲۰ر جولائی - آج صبح چھ سو بھاری امریکن بمباروں نے جاپان کے پانچ شہروں پر بمباری کی - جن میں اتاچی کا شہر بھی شامل ہے - جو کانوں کا مرکز ہے - بمباری کا سب سے زیادہ زور اسی پر رہا - چار ہزار ٹن کے بم گرائے گئے - خبر آئی ہے - کہ ان شہروں میں ابھی تک آگ بھڑک رہی ہے۔

لنڈن ۲۰ر جولائی - بورنیو میں آسٹریلین دستوں نے سمبوجا کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے - جس میں تیل کے بڑے بڑے کارخانے ہیں - اس سارے علاقہ میں آسٹریلین دستے دشمن کو اندر کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

لنڈن ۲۰ر جولائی - جنوب مغربی ایشیا کے کمانڈر جنرل مونٹ بیٹن نے منیلا میں جنرل میکارتھر سے تین دن صلاح و مشورہ کیا - کہ دونوں کمانوں کی زبردست کارروائیوں میں یک جہتی رکھنے کا کس طرح انتظام کیا جائے۔

کانڈی ۲۰ر جولائی - برما میں گورکھا دستے جاپانیوں کے بچ نکلنے کے رستوں پر حملے کر رہے ہیں - اور انہیں دشمن کی گولہ باری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔